مثنوی عقائد

یہ کتاب مذہب شیعہ کی ہے

الحمد للہ علیٰ احسانہٖ

کہ

مثنوی عقائد

اثنا عشریہ

از تالیفات حقیر سید محمد حسین نوگانوی ضلع مراد آباد پیشناز

ریاست جانسٹھ سادات باہرہ

شیخ چھجو و سید نذر حسین کی اہتمام سے

محمدی پریس مظفرنگر میں چھپی

اطلاع

رسالہ "پیراہن یوسفی" کہ جسمیں حضرت یوسفؑ کے حالات میں تیس روایات مسلسل ہیں جا بجا مصائب سید الشہداء کے پیوند لگائے ہیں۔ تیار ہے طلب فرمائیے۔

ونیز اکثر کتب مذہبیہ بغرض تجارت حقیر کے یہاں رہتی ہیں۔

تحفۃ الاخبار فی نجاۃ المختار۔ وزینۃ المجالس والمنشار بقطع الاحجار۔ ورسالہ نایاب در حقیقت مذہب ناب۔ وشرح القنیہ فقہ بھی تیار ہیں عنقریب شایع ہونگی۔

راقم

سید محمد حسین پیشنماز ریاست جانسٹھ ضلع مظفرنگر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مثنوی عقائد اثنا عشریہ

حمد کرتا ہوں پہلے خالق کی	جس نے میری زبان ناطق کی
تونے مجکو عطا کیا کیا کیا	بیٹا بیٹی جوارح و اعضا
زائر کربلا کیا مجکو	حاجی کعبہ کردیا مجکو
جتنا تونے دیا کریم مجھے	اوتنا ہی بہولتا گیا میں تجھے
نہ تو تونے عطا کی رکھی حد	اور نہ مینے خطا کی رکھی حد
کیا تھا میں اور کیا کیا تونے	مال و زر بھی عطا کیا تونے
گو بہت ہیں مرے گناہ مگر	تیری رحمت ہے سب سے افزوں تر
مینے تیری طرف سے منہ موڑا	تونے لیکن مجھے نہیں چھوڑا
ہو درود و سلام لیل و نہار	بنبیؐ و آلہِ الاطہار

در بیان صفات ثبوتیہ

ثابت اوسکے لئے ہیں آٹھ صفات	ہیں صفات الامین الذات
قادر و صادق اور دانندہ	متکلم مرید اور زندہ
مدرک اوس کی صفت ہی اور قدیم	ہے مسلم براے ذہن سلیم

در بیان صفات سلبیہ

بُرے کاموں سے اوسکو نفرت ہی — لیکن اوسکی وسیع رحمت ہے
نہ کوئی اوسکا ہے شریک و سہیم — نہ کوئی اوسکا ہے جلیس و ندیم
نہ عرض ہے وہ اور نہ جوہر ہے — ہے تو بے گھر گروہ گھر گھر ہے
نہ مرکب نہ اوسکا کوئی نظیر — نہیں اوسکا کوئی وزیر و مشیر
نہ کوئی اوسکو دیکھے دنیا میں — بلکہ دُنیا میں اور نہ عقبےٰ میں
ہے منزہ وہ سہو و نسیاں سے — ہوتی ہے بھول چوک انساں سے
نہ کسی چیز میں وہ در آئے — نہ کسی آنکھ سے نظر آئے
نہیں محتاج وہ کسی شے کا — سب کا مالک ہی قادر و دانا

در بیان اصول دین

پہلے تو جان ہے خدا واحد — ہے وہ مسجود اور ہم ساجد
نہیں دو میں کا ایک وہ یکتا — بلکہ فی الذات ہے وہ بے ہمتا
دوسرے اصل یعنی ہے عادل — ستم و جور پر نہیں مائل
اصل ثالث جو ہے نبوت ہے — اصل چارم کا نام امامت ہی
پانچویں اصل کو قیامت جان — گر ہوے تو کامل الایمان

در بیان نبوت و امامت

بھیجکر انبیا ہدایت کی — جو نہ مانے بڑی شقاوت کی
پہلے آدم ہوے خدا کے نبیؑ — سب سے آخر محمدؐ عربی
ان کی ہیں جانشین علیؑ ولی — شان میں جنکی آئی نادِ علیؑ

پہر حسنؑ اور حسینؑ و زینؑ عبا
باقرؑ و جعفرؑ اور پہر موسیٰؑ

سالک مسلک رضائے خدا
آٹھویں ہیں امام خلق رضاؑ

پہر تقیؑ اور نقیؑ امام ہوئے
حسنؑ عسکری امام ہوئے

بارہواں تو امام غائب ہے
جو نہ مانے وہ سخت خائب ہے

جتنے گذرے ہیں انبیار و امام
سب وہ معصوم ہیں نہیں ہی کلام

اونسے چھوٹا سا بہی ہوا نہ گناہ
بخدا سب ہیں خاصگان الٰہ

سہو و نسیاں نہیں روا اون پر
اور کوکب شرف ملا اون پر

در بیان مطاعن اعدا

جبکہ وقت نبیؐ اخیر ہوا
گھر میں داخل جو ان دو پہر ہوا

روبرو سب کے بولے پیغمبرؐ
ہے بنایا اسامہ کو افسر

جنگ پر جاؤ یہاں کوئی نہ رہے
اور کوئی طعن کی نہ بات کہے

جو نہ مانے گا آج میرا کہا
اوسکو تمغہ ملے گا لعنت کا

بولے سب یہ غلام زادہ ہی
شرف اس میں نہیں زیادہ ہی

سب چلے آئے کوئی بھی نہ گیا
سبکی گردن میں طوق لعن پڑا

گئے دنیا سے جب رسولِ زمن
ظاہری دوست بن گئے دشمن

نہ کوئی دفن میں شریک ہوا
اپنی اپنی ہر ایک کہنے لگا

نبیؐ پاک پر یہ بہتان ہے
کہ وصیت نہیں ہے ہذیاں ہی

جسکو حق ایہا الرسول کہے
اوسکو مجنون اک جہول کہے

لن تضلوا کہیں حبیب اللہ
وہ کہیں حسبنا کتاب اللہ

بہولے لاتر فعوا کو سب اشرار
گھر نبیؐ کا بنا دیا بازار

آخرش بولے یوں رسول کبیر
دور ہو جائیں یہانسے ساری شریر

فاطمہؑ سے فدک بھی چھین لیا
لاابالی سا کچھہ جواب دیا

علیؑ و فاطمہؑ کو دہمکی دی
مع اطفال گھر جلانے کی

پیش یوں آئے آل سے بدخو
توڑا بنت رسولؐ کا پہلو

گھر سے باہر نکالا حیدرؑ کو
ڈالا گردن میں سب نے چادر کو

سب حدیث غدیر کو بھولے
حکم رب قدیر کو بھولے

کیا امت نے کیا غضب یا حق
خون محسنؑ کا کر دیا ناحق

گھر علیؑ کا جلایا اعدا نے
سم حسنؑ کو پلایا اعدا نے

قصۂ کربلا تو ہے مشہور
اوسکا لکھنا یہاں نہیں منظور

کیا کیا تہا قصور قرآن نے
جسکو ناحق جلایا عثمانؔ نے

در بیان معاد

ایک دن ہوینگے سبہی معدوم
ہے حدیث و کتاب سے معلوم

زندگی میں کیا جو اچھا برا
مرنے کے بعد ہو جزا و سزا

وقت مردن رسول آتے ہیں
سب آئمہ کو ساتھ لاتے ہیں

حکم ہوتا ہے حق میں مومن کے
ملک الموت کو کہ نرمی کرے

اور وہ شخص ہو اگر کافر
کہتے ہیں اسکے ساتھ سختی کر

اپنی آنکھوں سے مومن دیندار
دیکھتا ہے وہ جنت و انہار

سب سناتے ہیں اوسکو خوشخبری
جان دینے پہ ہوتا ہے راضی

بعد مرنے کے ہوئینگے زندا	اور یہی جسم ہوگا ہم کو عطا
جسم و جاں پر ہی سب ثواب و عقاب	کہتی ہے یوں حدیث اور کتاب

در بیان برزخ

بعد مرنے کے روح انساں کی	وہ اسیطرح رہتی ہے باقی
رکہتے ہیں جب لحد میں میّت کو	آتے ہیں قبر میں فرشتے دو
نام ہیں اون کے منکر اور نکیر	جانتے ہیں اسے جوان و پیر
زندہ کرکے اُٹھاتے ہیں اوسکو	اپنے آگے بٹھاتے ہیں اوسکو
پوچھتے ہیں فرشتے میت سے	رب ترا کون ہے یہ بتلادے
تب یہ مومن جواب دیتا ہے	رب تو میرا خدائے یکتا ہے
پھر جو پوچھا کہ دین کو بتلا	اوسنے اسلام دین بتلایا
جب پیغمبر کے نام کو پوچھا	نام کے لیتے ہی درود پڑھتا
ذکر جسدم کیا آئمہ کا	نام فرفر بتاکے رونے لگا
ذکر جسدم کتاب کا آیا	نام قرآن اوس کا بتلایا
تب ندا ذوالجلال کرتا ہے	اب کوئی کیا سوال کرتا ہے
فرش اسکی لحد میں بچھوا دو	جامہائے بہشت پہنا دو
اوسکو مژدہ سناتے ہیں یہ ملک	چین کر تو بس اب قیامت تک
دور اب دل سے رنج و کلفت کر	اب قیامت تک استراحت کر
غیر مومن کا سنئے اب احوال	کرتے ہیں جب فرشتے اوس سے سوال
سٹ پٹا کر وہ جب بہکتا ہے	مُنہ میں آتا ہے جو وہ بکتا ہے

تب ندا اوسکو دیتا ہے قہار | بیہودہ گو نہیں ہے مردک مکار
مار و کژدم سے قبر پر کر دو | قبر میں آگ مُنہ تلک بھر دو
تین گرز ایسے اوسکے سر پہ لگائیں | جس کی حدت سے کوہ بھی جل جائیں

در بیان فشار

قبر میں ہوئے گا فشار ضرور | الامان الحفیظ رب غفور
یوں دبائے گی قبر اوسے یکسر | مغز سر کا نکل پڑے باہر
نہ رہے مغز استخوان اندر ڈھکر | ہڈیاں ریزہ ریزہ ہوں پس کر
نکلا جاتا ہے ڈر سے دم میرا | بلکہ رعشہ میں ہے قلم میرا
میرے مرقد میں تو تراب آنا | اور زمیں سے یہ آپ فرمانا
گرچہ عاصی ہے پر محب ہے مرا | نہ دبا اے زمیں اسے نہ دبا

در بیان دجال

ایسے موسم میں آئے گا دجال | جس میں ہوئے گا قحط کا یہ حال
بھوک سے مرتی ہو گی خلق خدا | نہ میسر کسی کو ہو گی غذا
کفر کا دور ہوئے گا ہر سو | کوئی دنیا میں ہو نہ مرد نکو
مرتکب ہوں محرمات کے سب | تارک ہوئینگے واجبات کے سب
آنکھ ایک اوسکی ہو گی ماتھے پر | اور سوار ہمیش اوس کے ہو گا خر
رکھے گا ایک میل کا وہ قدم | ہونگے کفار سب جلو میں بہم
کرے گا تین دن میں سیر جہان | رہیگا نام کو نہ پھر ایمان
اوسکی ہو گی مطیع سب دنیا | نام اسلام کا نہ ہو گا ذرا

در بیان ظہور صاحب العصرؑ

ہوں گے ظاہر امام عصر و زماں — مارے جائینگے سارے بے ایماں
قتل پائے گا کوفہ میں دجال — حکم حضرت سے اے خجستہ خصال
ساتھ حضرت کے ہوئینگے عیسےٰ — پیچھے اونکے کریں نماز ادا
جب یہ دونوں بزرگ ہونگے ساتھ — ہوگا حکم جہاد اے خوشذات
مثل شیر و شکر کے ہون گے بہم — ہوگا اوں مین نہ کچھ ملال نہ غم
نہ کوئی مفلس اور پاہچ ہو — شیعوں کی ہر شئی ہی بیج دبیج ہو
ہو مجبوں کی اوج پر قسمت — ہر طرح کی حصول ہو نعمت
تین تیرہ ہوں دشمنان نبیؐ — خوش و خرم ہوں شیعان علیؑ
سب زن و مرد ہوئیں ایک زبان — وحدہٗ لاشریک لہ گویاں
ہوگی ہرسمت فارغ البالی — اور عیاں ہر طرف ہو خوشحالی

در بیان رجعت

آنے والا ہے یہ زمانہ بھی — جس مین رجعت آئمہ کی ہوگی
آئینگے سب آئمہ اطہار — علم ترتیب سے مگر دشوار
قبروں سے وہ اوٹھائے جائینگے — سب کے سب وہ بلائے جائینگے
جو امام زمانہ ہوئے گا — ساتھ اپنے وہ نیکوں کو لیگا
کافروں سے کرے گا خوب جہاد — مومنیں بدلا لیکے ہوں گے شاد
جبکہ آئیں گے شاہ خیبر گیر — ہوں گے اصحاب بھی ذوی التقدیر
آکے شیطان اونسے جنگ کرے — سارے اصحاب کو وہ تنگ کرے

عاقبت قتل ہوگا وہ ملعون — اوسکے اتباع کا بھی ہوگا خون
سلطنت ہوگی پھر اماموں کی — ہوگی قسمت رسا غلاموں کی
کبریا کی نزول رحمت ہو — ہر فواکہ کی ایسی کثرت ہو
ٹہنیوں پر بھی ہوگا اون کا بار — ٹوٹنے کا گمان ہو ہر بار
میوے سرما کے فصل گرما میں — اور گرما کے فصل سرما میں
کہائیں بہتیرا پر نہ کم ہوئے — رزق کا شیعوں کو نہ غم ہوئے
شاہی اسّی ہزار سال رہے — سکّے جاری رہیں اماموں کے
آئیں دنیا میں سبط پیغمبر — ہوئیں پیدا جہاں میں شمر و عمر
مومن اونسے ہر ایک بدلا لے — داد ظلم و ستم کی اون کو دے

در بیان علامات قیامت

یہ علامتیں ہیں قیامت کے — جو میں کہتا ہوں تو اوسے سن لے
دابۃ الارض ہوئے گا پیدا — بو الحسن یعنے شوہر زہرا
غرب سے آفتاب نکلے گا — اور ہوئے گا اک دہواں پیدا
ہوگا ظاہر جہان میں یاجوج — اوسکے ہمراہ ہوئے گا ماجوج
سارے یہ آسمان پھٹ جائیں — اور ستاروں کے نور گھٹ جائیں
چاند و سورج کا نور زائل ہو — دونوں مل جائیں اے خجستہ خو
زلزلہ ہو زمین پر پیدا — نہ رہے کوئی مسکن و ماوا
تہک حرکت میں گر پڑینگے جبال — اوڑیں دہنکی ہوئی روئی کی مثال
غیر مومن ہو خائف و لرزاں — شاد و خرم ہوں صاحب ایمان

در بیان صور

جبکہ حکم اللہ ہوئے گا – تب سرافیل صور پھونکے گا
مرے فی الفور ساری مخلوقات – ہو سرافیل اور حق کی ذات
پھر سرافیل کو بھی ہو گی فنا – رہے کچھ بھی نہ باقی غیر خدا
ہوئیں افلاک اور زمیں جنباں – اپنی جا سے پہاڑ ہوں گے رواں
جیسے پہلے تھی ویسی ہو گی زمیں – نہ رہے نام کو بھی چیز کہیں
پانی پر عرش حقتعالے ہو – اور ندائے الہ پیدا ہو
بادشاہی ہے آج کس کے لئے – سامنے آئے ہوئی جس کے لئے
خود جناب الہ دے گا صدا – میں ہوں مالک یہ ملک ہی میرا
خالق موت اور حیات میں ہوں – مالک کل کائنات میں ہوں
نہیں میرا کوئی شریک وزیر – جیسے چاہوں میں خود کروں تدبیر
صور پھوں کے گا پھر تو خود باری – زندہ ہوئینگے ساری اکبارگی
جنت و نار ہوئینگے پیدا – ہوں گے پھر حساب سب اک جا

در بیان حشر

حشر ہونا بھی ایک دن ہے ضرور – جن ہوں انسان بھی کہ وحش وطیور
قبروں سے نکلینگے برہنہ تن – بعض پہنے ہوئے ہوں اپنا کفن
ساری لرزاں ہوں خوف سے تھرتھر – نہ رہے ماںکو بیٹے کی بھی خبر
نفسی نفسی پکاریں سارے نبی – اُمتی اُمتی ہمارے نبی
سر سے سورج ہو ایک میل اونچا – تب تو حدت سے حال ہو ایسا

عرق اتنا بدن سے ہو جاری
پیٔے شرب جہل شتر کافی
بعض لوگوں کے ٹخنوں تک پہونچے
پہونچے گھٹنوں تلک وہ بعضوں کے
ہوئے مثل زکام مومن کو
کچھ نہ تکلیف ہوئے خوشبو
بیٹھے جب تخت عدل پر معبود
ہو گی تب ساری خلق بھی موجود
سب کی اوسدن کتاب ہو درپیش
رائی تک کا حساب ہو درپیش
جس نے جس کو ستایا ہوئے گا
یا کہ ناحق رُلایا ہوئے گا
ظلم کی ظالموں کے ہو گی سزا
نیک پائینگے نیکیوں کی جزا
پوچھے گا اپنے بندون سے باری
عاصیوں کو ہو ذلت و خواری
پہلے پوچھے گا حبّ آل کا حال
بعدہٗ عمر اور مال کا حال
بخشے گا جو کسی کو اپنا حق
اوسکو پھر دیکھو بخشے گا کیا حق
ظرفہائے مذہب اور قصور
خلد و غلمان اور صد ہا حور
عضو دینگے شہادت اعمال
تاکہ حجت ہو سب تمام و کمال
نامہ دیں دہنے ہاتھ میں جسکو
چین سے خلد کو روانہ ہو
دست چپ میں ملے جسے نامہ
وہ سقر کو روانہ ہو روتا

در بیان میزان

چاہئے اعتقاد میزان کا
یہ عقیدہ ہے اہل ایماں کا
تولے جائینگے ایک دن اعمال
نیک یا بد ہوں ای حمیدہ خصال
بھاری جسکے عمل کا ہو پلہ
اوسکو نار سقر سے ہو پلہ
۱ ہلکے ہون جسکے نامہ اعمال
اوسکو دوزخ سے پہونچے سخت ملال

عدل کا کیا ٹھکانا ہے ربا | رحم ہی کرنا رحم ہی کرنا

دربیان حوض کوثر

حوض کوثر کی کیا ثنا ہووے | جس کا مداح خود خدا ہوئے
شہد سے پانی ہو فزوں میٹھا | دودھ سے بھی سفید ہوگا سوا
نرمی مسکہ سے ہو زیاد ضرور | ہوگا کافور سردی سے کافور
واں پیالے ہوں بے شمار دھرے | چاندی سونیکے اور جواہر کے
پانی میں بوئے مشک و عنبر آئے | سیکڑوں کوس اوسکی خوشبو جائے
اوسکے مالک تو ہیں جناب رسول | ہوں مگر اوسکے ساقی زوج بتول
حوض کوثر پہ سات آئیں علم | اپنے اپنے گروہ کو لائیں علم
ہوگا حامل کسی علم کا فلاں | کہیں فرعون اور کہیں ہاماں
ہو خوارج کا ایک طرف سردار | ہوں گے ایک سمت حیدر کرار
پوچھینگے سب سے یوں رسول خدا | آل و عترت سے کیا سلوک کیا
سب کہینگے کہ دونوں کو چھوڑا | دونوں کی پیروی سے منہ موڑا
ہم کہیں گے کہ ہاں اطاعت کی | دونوں کی ہر طرح اعانت کی
دست حیدر میں ہو لوائے حمد | ہونگے ستروہ شقیہا سے عمد
اون کے شیعہ سب اوسکے نیچے ہوں | سادے حضرت کے پیچھے پیچھے ہوں
چہرے مثل قمر چمکتے ہوں | دست و پا نور سے دمکتے ہوں
سب وہ وارد ہوں حوض کوثر پر | سب کے ہوں پیاس سے کباب جگر
اونسے یوں مرتضے علی فرمائیں | اپنے اپنے اماموں پاس وہ جائیں

نہیں ہے دشمنوں سے ہمکو کام	آئے شیعہ جو ہوئے تشنہ کام
پھر تو سارے ہٹائے جائینگے	شیعوں ہی کو علیؑ پلائیں گے
ایسے سیراب ہوئینگے دیندار	پھر نہ پیاسے ہوں گے یہ اکبار
میں شہ کائنات سے لوں گا	اپنے آقا کے ہاتھ سے لوں گا
یعنے اول امام صہر نبیؐ	کہا احمد نے لحمک لحمی
بیٹی احمد نے تیغ حق لے دی	سورۂ دہر شان میں آئی
جس نے توڑا تھا باب خیبر کو	جس نے ٹانگا فرشتے کے پر کو
جو علیؑ نائب پیمبر ہے	جو دو عالم میں سب سے بہتر ہے
یا علیؑ واسطہ ہے شبر کے	میں نہ واپس ہوں حوض کوثر سے
پیاس میری بھی تم بجھا دینا	جام آب اک مجھے پلا دینا

در بیان شفاعت

آئینگے حشر میں جناب رسولؐ	ساتھ ہوں گے ائمہ اور بتول
مرتبہ اونکا سب سے اعلےٰ ہو	اونہیں سرور حق تعالےٰ ہو
جو کہ بندے مطیع ہوئیں گے	اون کے یہ سب شفیع ہوئیں گے
جن پہ پہونچے نہ وہم اور گمان	دے گا وہ مرتبے انہیں رحمان
اونپہ مطلق رہے نہ کوئی گناہ	خلد میں جائیں پھر تو خاطر خواہ

در بیان صراط

سن لے قسمیں صراط کی بھائی	ایک دنیا کی ایک عقبےٰ کی
پہلے سے ہے مراد یعنے امام	دوسرے سے ہے صراط کا پل نام

کاٹ میں تیغ تیز سے بھی سوا   موئے سر سے صراط ہے پتلا
مثل ظلمات کے سیاہی ہو   ہر طرح صورت تب ہی ہو
ہو جو تابع صراط دنیا کا   ڈر نہیں پھر صراط عقبےٰ کا
گذری ہے وہ سقر کے اوپر سے   خلد میں اوسپہ ہو کے جائینگے
برق کی مثل اوس سے جائیں گذر   مومنوں کو نہ ہوگا مطلق ڈر
بعض اوس سے لپٹ کے جائینگے   بعض دوزخ میں کٹ کے جائینگے
یا علی میری بھی خبر لینا   سات اپنے مجھے بھی کر لینا
گو کہ عاصی ہوں پر جناب کا ہون   شیعہ خاص بوتراب کا ہون

در بیان بہشت و دوزخ

خلد و دوزخ کا حال لکھتا ہون   خرمی اور ملال لکھتا ہون
یہاں صحبت ہو حور و غلمان کی   وہاں فرعون اور ہامان کی
یہاں نبیؐ اور امام باہم ہوں   وہاں موجود سارے اظلم ہوں
یہاں حسنینؑ ہوئیں اور حیدر   وہاں زید و عمرو ہوں اور بکر
یہاں کہانے کی نعمتین ہوں تمام   وہاں زقوم و آب گرم مدام
یہاں رکہیں تاج مومنیں سر پر   وہاں لگیں گرز آتشیں سر پر
یہاں تو آپس میں تحفے بانٹتے ہوں   سانپ بچھو سقر میں کاٹتے ہوں
یہاں تو تیز رو سواری ہو   وہاں ذلت ہو اور خواری ہو
یہاں عصیاں سے پاک ہو جائیں   وہاں سب جلکے خاک ہو جائیں
یہاں ہوں چہرے منور و روشن   اور وہاں جلکے خاک ہوئیں بدن

ہر طرح کی غرض ہو راحت یاں
ہوے ہر قسم کی مصیبت واں

در بیان اعراف

ذکر اعراف اب سناتا ہوں
اوسکے اوصاف اب سناتا ہوں

ہے حصار اک میان خلد و سقر
اوسکو اعراف کہتے ہیں اکثر

گہ ہوائے بہشت آتی ہے
گاہ ہے نار سقر ستاتی ہے

ہوگا مومن جو کوئی اہل خطا
مسکن اعراف ہوئے گا اوسکا

در بیان واجبات وضو

واجبات وضو کو سن عاقل
بارہ ہیں اون سے تو نہ ہو غافل

نیت اور بعد اوسکے دہو چہرا
تا فراغت رہی خیال اوس کا

دونوں ہاتونکو دہو تو کہنی تک
دہنا دہو پہلے کرنا اس میں شک

مسح پہر سر کا تین اونگلی سے
مسح پہر دونوں پاؤں کا کرلے

دہونا جائز نہیں ہے پاؤں کا
بے ضرورت نہیں یہ غسل روا

جس جگہ بیٹھکر کرے تو وضو
چاہیئے ہو مباح وہ خوشخو

پاک ہو اور مباح ہو پانی
ہو نہ آب مضاف ایسا نی

گر وضو کی تو اپنے خود تکمیل
ہے موالات واجب اور تخلیل

پہلے اعضا وضو کے گر ہوں پاک
پہر وضو میں نہیں ہے کوئی باک

دہونے میں پانی جاری ہو جائے
اور نہ ترتیب ہاتھ سے جائے

در بیان نواقض وضو

مبطلات وضو ہیں گیارہ یار
ہیں یہی موجبات اے دلدار

پہلے پیشاب اور پاخانہ	نجاستِ عادت سے ریح کا آنا
اور جو چیز عقل کو کھوئے	یا کہ کر کے وضو کو پھر سوئے
استحاضہ ہے اور حیض و نفاس	مس میت بھی کر اسی پہ قیاس
گر حدث کا یقین تجھکو ہو	اور وضو میں بھی ہوئے شک تجکو
یا کہ دونوں کا ہو یقین دانا	پر نہ معلوم ہوئے یہ اصلا
کون ہے بعد کون ہے سابق	شک ہو اس بات کا بھی لاحق
ان سبھی صورتوں میں کرکے وضو	متوجہ نماز پر ہو تو

دربیان اغسال ستہ

فرض چھ غسل ہیں نمازی پر	یاد رکھہ ان کو اے خجستہ سیر
کوئی عورت کے گر دخول کرے	یا کسی طرح سے منی نکلے
فرض ہے غسل تب جنابت کا	مرد ہو یا کہ زن ہوا ے دانا
گر چھوئے کوئی جسم میت کا	واجب اوسپہ بھی غسل ہوئے گا
غسل میت کو جانتے ہیں عام	سب پہ واجب ہی کچھ نہیں ہی کلام
استحاضہ نفاس وحیض مگر	فرض مخصوص ہیں یہ عورت پر
غسل اول میں ہے حرام وضو	اوروں میں فرض لاکلام وضو

دربیان آثار غسل

جس کے ذمہ پہ غسل واجب ہو	اوسپہ یہ فعل ہیں حرام سنو
ان مسائل میں سب کا ہی اجماع	زن حائض سی ہی حرام جماع
اور سکون مسجدوں میں ناجائز	اور گذرنا مگر لکھا جائز

مسجد کعبہ میں گذر ہی حرام ‏— ایسے ہی مسجد رسول انام
اور مساجد میں رکہنا ہر شے کا ‏— پاک ہو یا نجس حرام لکہا
مس حروف کلام باری کا ‏— یا کہ اسمائے حسنٰے اے دانا
یا کہ معصوم ہی کا ہوئے نام ‏— شرع میں انکا مس لکہا ہی حرام
نہیں جائز عزیمہ کا پڑہنا ‏— ہو اگرچہ اک حرف بھی اوس کا

دربیان کیفیت غسل

غسل دو قسم کا ہے جان اخی ‏— ارتماسی ہے اور ترتیبی
بعد نیت کے غوطہ فوراً مار ‏— ارتماسی ہیں مومن دیندار
اور ترتیبی کہتے ہیں اس کو ‏— بعد نیت کے اے خجستہ خو
پہلے تو اپنا دہو سر و گردن ‏— جانب راست سے پہر آدہا بدن
نیچے گردنسے تادے تک جانی ‏— کرنا جاری ضمہ و رہے پانی
باقی پہر آدہا دہو بدن اپنا ‏— رکہنا تخلیل کا بھی دہیان ذرا
پانی خالص ہو اور نہ ہو غصبی ‏— نہو اوس میں کوئی نجاست بھی
پاک ہو جسم غسل سے پہلے ‏— غسل اپنا تو خود بجا لائے
نہ نجس ہو جگہ نہ غصبی ہو ‏— کہڑے ہو کر جہانپہ غسل کرو
رکہہ تو ترتیب کا بھی دہیان ضرور ‏— خود ہی کر غسل گر نہ ہو مجبور
جب تلک غسل اپنا ختم کرے ‏— اوسی نیت کے حکم میں تو رہے

دربیان تیمم

خواب غفلت سے چونک ای دیندار ‏— کر تیمم کے واجبات شمار

بعد نیت کے مار خاک پہ ہاتھ | دونوں پھیلا کے اے خجستہ صفات
بعد اوسکے ہے مسح ماتھے کا | ناک کے سر تلک بصدق وصفا
مسح پھر پشت دست راست کا کر | تو کف دست چپ سے خوش اختر
دوسرے ہاتھکا بھی اے دانا | مسح ایسا ہی تو بجا لانا
جو کہ گذری ہیں واجبات وضو | وہی واجب سمجھ لے یہاں بھی تو
وضو یا غسل سے جو ہو مجبور | ہے تیمم اوسیکو کرنا ضرور
ایکضربی بعوض وضو کی کر | اور دو ضربی ہے غسل میں بہتر
وضو کو جس سے پہونچے گا نقصاں | وہ تیمم میں بھی تو مبطل جان
ہاں مگر اوسمیں ایک ہے زائد | عذر ہو دور تو وضو عائد
وقت سے پہلے ہے یہ ناجائز | تنگی وقت میں یہ واجب ئز
جو کہ شرطیں لکھی ہیں پانی کی | وہی سب خاک میں بھی ہیں کافی

دربیان نجاسات

دس نجاسات جو کہ ہیں مشہور | لکھتا ہوں یاد رکھ عزیز غیور
پہلے اور دوسرے ہے بول و براز | پاک کر تا کہ ہو صحیح نماز
لیکن اوس جانور کا ہو لے یار | جن کا کھانا روا نہیں زنہار
اور پھر یہ کہ نفس سائل ہو | خون جہندہ ہو جبکہ گھائل ہو
ہے نجس خوک اور سگ و کافر | منی اور خون و مائع مسکر
جوش جب کھائے شیرۂ انگور | میت انساں کی بھی نجس ہے ضرور
پاک ہوتا ہے مردہ مسلم کا | تین غسلوں کے بعد اے دانا

در بیان مطہرات

بارہ گرے مطہرات شمار   جیسے بارہ آئمہ اطہار

پاک کرتا ہے پانی ہر شے کو   شرط یہ ہے کہ وہ مضاف نہ ہو

آفتاب اوس کی کرتا ہے تطہیر   غیر منقول ہووے یا ہو حصیر

آگ جس کو جلاکے خاک کرے   استحالہ بدل کے پاک کرے

پانچویں کرتی ہے زمیں طاہر   تہ نعلیں کو یہ ہے ظاہر

جانور خوں پیئے جو انساں کا   شرع میں اوسکو انتقال لکھا

اپنے جو ماتھے سے پھر جائے   جیسے کتا نمک میں گر جائے

وہ بھی گل کر بنے گا جبکہ نمک   ہوگا طاہر نہیں کچھ اسمیں شک

جبکہ اسلام لائے گا کافر   ہوگا بے شبہ طیب و طاہر

عرق انگور جلنے سے ایجان   اک تہائی رہے تو ہے نقصان

ہوئے بالغرض گر نجس پانی   ڈال آب کثیر اے جانی

وہ نجس دبانی پاک ہوئے گا   نام اُسکا زیادتی ہے لکھا

پھر زوال اور بارہویں غیبت   یاد رکھ ان کو کر نہ تو غفلت

دربیان مسائل متفرقہ طہارت

کرے پیشاب جب تو اے دیندار   اوسپہ پانی بہادے تو دو بار

شیر خوار وہ اگر کرے پیشاب   اوسپہ اکبار ہی بہادے آب

جو کسی شخص کو فشار کی عادت بل   اوسکو دے تو فشار اے عاقل

چاٹے برتن کو کلب یا خنزیر   اوسکی ہوتی ہے اسطرح تطہیر

خشک ہٹی تو پہلے مل اوسپر … گیلی پھر تو ملے تو ہے بہتر
اوسپہ پھر سات بار پانی ڈال … تا کہ ہو پاک اے حمیدہ خصال
رنگ کچا نہ پاک ہوئے گا … جب تلک اوسکو سب نہ ہوئے گا

در بیان نجاسات معفو

زخم کا خون اور دنبل کا … جب تلک زخم وہ نہ ہو اچھا
جو کہ کپڑا نہ ہو سکے ساتر … یا کہ اوس کو نہ کر سکے طاہر
یا کہ جو بچّہ کی کھلائی ہو … ماں ہو یا غیر ہو کہ دائی ہو
ہوں بدن ہی کے کپڑے اوسکے پاس … دوسرا اوسکے پاس ہو نہ لباس
یا کہ درہم سے خون ہوے کم … ہیں یہ سب معفو اے نجستہ سیر

در بیان اقسام نماز

پنجگانہ نماز ہے پہلے … اوس کی تفصیل اسطرح سن لے
ظہر کی چار اور عصر کی چار … تین مغرب کی اور عشا بھی چار
صبح کی دو یہ سترہ رکعات … رات دن میں ہیں ای ستودہ صفات
ہوئے اے بھائی تو سفر میں اگر … چار رکعت جو ہو دو رکعت کر
ہو سفر بھی مباح اے عابد … ہوئے جو بیس میل یا زائد
ہوئے دس دن کا راہ میں جو قیام … تجکو لازم ہے کر نماز تمام
دوسرے ہے نماز عید صیام … تیسری عید حج جہاں ہو قیام
چوتھے واجب نماز جمعہ کی … اور نماز طواف کعبہ بھی
آندہی زرد و سیاہ گر آئے … چاند سورج گہن میں آجائے

زلزلہ آئے یا کہ ہو کوئی ڈر	جس سے خلق خدا ڈرے اکثر
اِن نمازوں کو کہتے ہیں آیات	اسکے بھی فرض دو ہی ہیں رکعات
پھر نماز جنازہ اور یمین	نذر اور عہد کا بھی کر لے یقین
پھر نماز اجارہ اور قضا	اور قضا والدین کی ادا
تیرہویں کا نماز خوف ہے نام	ہو نبیؐ پر درود اور سلام

در بیان اوقات نماز

جب سپیدی کا صبح سا طلع ہو	پر اُفق سے نہ شمس طالع ہو
بس یہ ہے صبح کی نماز کا وقت	طاعتِ ربِّ بے نیاز کا وقت
جنگھڑی ہو زوال سورج کو	جب تلک شمس کو غروب نہ ہو
ظہر اور عصر کا ہی وقت یہی	یہ ہے مشہور جانتے ہیں سبھی
جب سیاہی فلک پہ وقت غروب	آئے مشرق سے سر پہ اے محبوب
اور گذرے نہ جب تلک آدھی رات	وقت ہے مغربین کا خوش ذات
پہلے اوقات ہیں فضیلت کے	دوسرے وقت ہیں اجازت کے

در بیان مقدمات نماز

چھ ہیں واجب نماز سے پہلے	لکھتا ہوں گوش دل سے تو سن لے
اوّلاً کر طہارت اے دانا	یعنے غسل و وضو بجا لانا
کل بدن اور لباس کر طاہر	اور ہو وقت نماز سے ماہر
اور نہ جائے نماز ہو غصبی	سمت قبلہ شناخت کر بھائی
جلدِ میتہ نہ ہو لباس ترا	غیر ماکول بھی نہ ہو اصلا

غیر ماکول کے نہ ہو ویں بال
اور نہ ہوئے حریر اے خوشحال

نہ ہو تیرا لباس سونے کا
مرد کو دونوں یہ نہیں ہیں روا

در بیان افعال وارکان نماز

یہاں سے اب واجبات لکھتا ہوں
واجبات صلوات لکھتا ہوں

پہلے واجب تو سب سے نیت ہے
وہی نیت کہ جس میں قربت ہے

فرض دویم کو کہتے ہیں تکبیر
اس سے واقف ہیں سب جوان و پیر

فرض ثالث کا نام قرات ہے
یعنے الحمد اور سورت ہے

بعد الحمد ایک سورہ پڑھ
جزو سورہ نہ ہوئے پورا پڑھ

جزو سورہ ہے ساری بسم اللہ
ترک اوسکا روا نہیں واللہ

سجدہ جن سورتوں میں واجب ہے
ترک اونکا بہت مناسب ہے

وہ بھی سورے ہیں پڑھنا واجب
یعنی الم نشرح والضحی واجب

ایسے ہی فیل اور قریش کو جان
مختصر یہاں پہ کردیا ہے بیان

چوتھی واجب کا اے بلند مقام
سارے لکھتے ہیں اوسکا نام قیام

پھر رکوع اور دونوں سجدے جان
پھر تشہد سلام کو پہچان

حمد و سورہ تشہد اور سلام
ماسوا انکے ای خجستہ مقام

سب وہ ارکان نماز کے ہیں مگر
بھولے سے بھی نہ کم نہ زائد کر

در بیان اعضای سجدہ

جن جن اعضا پہ فرض ہے سجدا
دو کف دست اور اک ماتھا

پاؤں کے دو انگوٹھے اے دیندار
اور دو گھٹنے کرتے سات شمار

در بیان سجود سہو

بے محل تو اگر سلام پڑھے	یا کرے کچھ کلام بھولے سے
ایسے ہی ہو قیام بیجا گر	یا ہو شک چار پانچ میں دلبر
اسی صورت پہ زیادت ونقصان	سجدہ سہو فرض ہوتے ہیں یہاں

دربیان مبطلات نماز

یہاں سے لکھتا ہوں مبطلات نماز	ہیں یہی تو منافیات نماز
جن سے باطل تری طہارت ہو	اونسے باطل نماز بھی سمجھو
وقت سے پہلے ہو نماز اگر	یا کہ قبلہ کی سمت کرکے کمر
یا کہ سرزد ہو تجھسے فعل کثیر	ہوگی باطل نماز رب قدیر
یا سکوت طویل ہو دیندار	بھول جائے تو رکعتوں کا شمار
پہلی دو رکعتوں میں گر شک ہو	کوئی سی بھی نماز ہو خوشخو
یا ہو دو رکعتی و یا مغرب	ہیں یہ باطل نمازیں سب کی سب
رکن میں ہو زیادتی و کمی	یا مکان و لباس ہو غصبی
بے تقیہ نہ باندھ ہاتھ کبھی	ورنہ باطل نماز ہوگی تری
جسم بھی تیرا پاک و طاہر ہو	جان کر قہقہہ نہ ظاہر ہو
جان کر کہانا پینا ناجائز	ہو جو سہوا تو ہے روا جائز
نہیں دو حرف کا بھی کہنا روا	جبکہ قرآن اور نہ ہوئے دعا
یا کہ قبلہ سے منہ پھرائے تو	کم ہو واجب و یا بڑھائے تو
کھولکر آنکھ ہاکر ہو منہ چھپا	دنیوی کاموں کے لیئے رونا

کوئی رکعت جو کم زیادہ ہو	سب یہ ہیں مبطلات اے خوشخو

شکوک غیر معتبرہ

شک ہو ماموم کو امام کو یاد	یاکہ شک ہوتا ہو کسی کو زیاد
یاکسی فعل میں ہو شک تجکو	اور وہ فعل رُکن میں سے نہ ہو
بعد اوسوقت کے وہ یاد آوے	جبکہ اوس کا محل گذر جائے
یاکہ بعد فراغ فعل ہو شک	یاکہ ہو سہو میں بھی تجکو شک
یاکہ ہو عکس پہلی صورت کا	اعتبار انکا کچھہ نہیں اصلا

دربیان شکیات نماز

شکیات نماز سن تو عزیز	ہے یہ مشکل مقام کرلے تمیز
جو کہ شک ہوتے ہیں زیادہ تر	مختصر اونکو لکھتا ہے احقر
ہو جو چوررکعتی میں شک تجکو	اوسکو قابل علاج کے سمجھو
یعنے شک دو و سہ میں ہو ای یار	یاکہ شک ہو میان دو و چہار
یاکہ دو تین اور چار میں ہو	بعد سجدون کے اے خجستہ خو
رکھہ زیادت پہ تو بنا دانا	پہلی صورت میں رکعت ایک بڑہا
پھر بجالا نماز شک دیندار	ہے یہ تفصیل اے ستودہ شعار
ایک رکعت تو پڑہ کھڑے ہو کر	گر پڑہے دو تو بیٹھ کر یکسر
نوع ثانی میں تو کھڑے ہو کر	پڑہ دوگانہ نہیں ہے خوف وخطر
تیسرا شک بتھے جو عارض ہو	اک کھڑے ہوکے بیٹھ کر پڑہ دو دو
یہ جو شک ہوئیں سجدونسے پہلے	ہے وہ باطل نماز سن مجھ سے

ہوئے شک تین چار میں جس جا ۔۔ بس کھڑے ہو گے ایک کر دی ادا
ہے دوگانہ بھی بیٹھ کر جائز ۔۔ جو پڑھے ہے وہ بے خطر جائز
یا کہ شک چار اور پانچ میں ہو ۔۔ اوسکی تفصیل بھی ذرا سن لو
نہ کیا ہو رکوع بیٹھ تو جا ۔۔ اِس کھڑے ہونے کو سمجھ بیجا
چار پر رکھ بنا تو اے بھائی ۔۔ شکل چارم کا حکم کر جاری
سجدہ سہو بھی کر لے محبوب ۔۔ یہ طریقہ بہت ہی خوش اسلوب
اور جو بعد سجدہ یہ شک ہو ۔۔ رکھ بنا چار پہ ہی اے خوش خو
سجدہ سہو اسکے بدلے کر ۔۔ اور اعادہ کرے تو ہے بہتر

در بیان ترک نماز

جب کہ اللہ پوچھے گا اعمال ۔۔ سب سے پہلے نماز کا ہو سوال
جو کہ تارک نماز کا ہو گا ۔۔ اوس کو کافر نبی نے فرمایا
یہی اسلام کی علامت ہے ۔۔ نہ پڑھے یہ تو بس قیامت ہے
کرے جس کی نماز رد معبود ۔۔ سارے اعمال اوسکے ہوں مردود
جرم سے اسکے ہیں کتب مملو ۔۔ کوئی چھوڑا گیا نہیں پہلو

در بیان ترک خمس وزکوٰۃ

دے گا جو مال میں سے خمس وزکوٰۃ ۔۔ دور اوس سے رہینگے سب آفات
نہ تلف ہو نہ چور اوسکو چرائے ۔۔ چین سے مالک اوسکا اوسکو کھائے
جو کہ ذمہ سے اپنے دے نہ زکوٰۃ ۔۔ اوسکی ہرگز قبول ہو نہ صلوٰۃ
نہ وہ مومن ہے نہ مسلماں ہے ۔۔ اوسپہ قہر خدائے یزداں ہے

اور دوزخ میں اوسکو ڈالیں گے	واں سے ہرگز نہ پھر نکالیں گے
آگ میں مال وہ تپائیں گے	ماتہا پہلو کمر جلائیں گے
ہوگا ایسی زمیں پہ حشر اوس کا	جو ہو جنبان قدم نہ ہو جمتا

در عقاب ترک حج

جبکہ انسان مستطیع ہوا	اسپہ بھی اپنا حج کیا نہ ادا
وہ قیامت مین اوٹھے نابینا	دین کفار مین ہو حشر اوس کا

در عقاب سود

جو کہ محرم سے ہو وقوع زنا	بڑہ کے ہفتاد درجہ اوس سے ربا
ہے ربا اور زنا کی صورت ایک	پر نہیں دونوں کی عقوبت ایک
لینا اور دینا اور کتابت بھی	یہ برابر ہیں اور شہادت بھی

در عقاب غیبت

عیب مخفی کسی کا جو کہولے	اپنے اعمال خیر سب کہودے
اوس کی لکھی ہی معصیت ایدوست	میتِ آخ کا گویا کہایا گوشت

در عقاب تہمت

جو کسی کو لگائے گا بہتان	اوس کا جاتا رہے گا کل ایمان
فرج بدکاروں سے جو چرک بہی	اوسکے پینے کو وہی پیپ ملے
جس نے بہتان لگایا ہونے کا	ایسا ہے گویا خود وہ فعل کیا

در عقاب حسد

ہے حسد بھی گناہ وہ بدتر	جس سے کوئی خطا نہیں بڑہ کر

دین حاسد کا یون نکل جائے	آگ سے جیسے لکڑی جل جائے

درعقاب چغلی وسخن چینی

جس کی دنیا میں دو زبان ہونگی	دونوں وہ باعث زیاں ہونگی
ہو سخن چین یا کہ چغلی کہائے	یا کہ دو مومنوں میں رنج بڑہائے
اسطرف کی کہے جو بات اودہر	اور اودہر کی کہے ادہر آکر
وہ نہ داخل بہشت میں ہوگا	ہوگی اوسکی میان دوزخ جا
مثل خنزیر ہوگا سارا جسم اوس کا	خوک کی مثل ہوگا سر بخدا

درعقاب افشائے راز

راز مومن کبھی نہ ظاہر کر	ورنہ جس روز ہوئے گا محشر
سایۂ عرش میں ملے گی نہ جا	کان دہر کر ذرا یہ سن لینا
ہوتے ہیں اس سے مفسدے کیا کیا	تلف مال وقتل انسان کا

درعقاب ترک ملاقات

گر ہو دو مومنوں میں جنگ وجدال	تین دن تک جو دور ہو نہ ملال
دونوں اسلام سے نکل جائیں	دونوں دوزخ میں جاکی جل جائیں
عیب بھی اس سے ہوتے ہیں ظاہر	آبرو دونوں کہوتے ہیں آخر

درعقاب عقوق

جسکے آزردہ ہوئیں ماں اور باپ	نہیں اس سے زیادہ کوئی پاپ
سونگہیگا وہ کبھی نہ بوئے بہشت	نہ روان ہوئے گا وہ سوئے بہشت
جو کہ اونکی ادا کرے گا دیون	وہ عذاب خدا سے ہو مامون

اور ایسا ہی کر نہ ہرگز کام　　جس سے ماں باپ پر پڑیں دشنام
تند اونپر نظر نہ ہرگز ڈال　　کبھی پہونچا نہ اونکو رنج و ملال
نام ماں باپ کا نہ لیکے پکار　　اون کے آگے بھی چل نہ ای دیندار
بیٹھ پہلے نہ اونسے اے دلبر　　اونکا صوم و صلوۃ اور حج کر
ہوں جو کافر تو جب بھی کر احسان　　تا کہ سختیٔ موت ہو آسان
حکم سجدہ جو ہوتا انسان کو　　سجدہ ہوتا پدر کو اور ماں کو

در عقاب کذب

جھوٹ بھی سب سے ہی گناہ بڑا　　وہاں بہتر جہاں ہے مستثنیٰ
جاتا رہتا ہے جھوٹے کا ایماں　　غلبہ اوسپہ کرتا ہے نسیاں
خوبی و حسن ہر طرف ہوئے　　ہے یہ بدتر شرابخواری سے
جھوٹا ہوتا ہے زود تر رسوا　　اوسکو رہتی نہیں ہے شرم و حیا

در عقاب لواطہ

جو کوئی مرد کے دخول کرے　　اپنی جانار میں جھول کرے
ہے زنا سے برا کہیں یہ سوا　　ایسا اک خیل ہے ہلاک ہوا
ہو نہ طاہر وہ آب دنیا سے　　جب وہ محشور ہو نجس اوٹھے
ہو یہ مفعول پر خدا کی مار　　نہ وہ جائے بہشت میں زنہار

در عقاب سحق

سحق پر عورتیں جو ہون مائل　　اونکی ہوں آتشیں ستوں داخل
آگ ہی کا لباس ہو سارا　　ہو نہ نار سقر سے چھٹکارا

در عقاب زنا

نسل زانی خراب ہوتی ہے ۔۔۔ اصل کی آبرو وہ کہوتی ہے

زانی خوار و ذلیل ہوتا ہے ۔۔۔ قہر رب جلیل ہوتا ہے

رزق دنیا میں اوسکا گہٹ جائے ۔۔۔ رشتۂ عمر اوسکا کٹ جائے

جو کوئی مرتکب زنا کا ہو ۔۔۔ خوو زنا زادہ ہے وہ ای خوشخو

غیر عورت کو جو کہ دیکہے گا ۔۔۔ اوسکو ہے آنکہ زنا لکہا

مس کرے گا تو ہاتہ کا ہے زنا ۔۔۔ بوسہ کو کہتے ہیں زنا منہ کا

جو کہ عزت کسی کی کہوئے گا ۔۔۔ سر پکڑ کر وہ خود بھی روئے گا

جو کریں ایسے کام بد اعمال ۔۔۔ زانی ہوں اونکے اہل او عیال

اوسکے چہرہ کا نور زائل ہو ۔۔۔ اور اوسکا حساب مشکل ہو

جب زیادہ جہاں میں زانی ہوں ۔۔۔ پہر تو اموات ناگہانی ہون

ہے حدیث صحیح میں لکہا ۔۔۔ نہ خیالِ زنا بھی دل میں لا

جبکہ اوس کو سقر میں ڈالینگے ۔۔۔ اہل دوزخ بھی ایذا پائینگے

پہلے ہو قبر میں عذاب اوسپر ۔۔۔ پہر ہو دوزخ میں جلکے خاکستر

جو بڑہاپے میں ایسا کام کرے ۔۔۔ ہو سزا پاپ اونسے یہ بڑہ کے

در عقاب ظلم

نا ؤ ظالم کی ڈوب جائیگی ۔۔۔ کوئی آفت ضرور آئے گی

یا جان و مال پر آئے ۔۔۔ یا کہ اولاد ہی سزا پائے

پہر وہ تقابلہ اگر کرے مظلوم ۔۔۔ اوس کا مقبول ہوتا ہے معلوم

پاک مقتول ہو گناہوں سے	لکھی جائیں وہ ذمہ قاتل کے
جو طمانچہ لگا کے دے ایذا	حق کرے اوس کا بند بند جدا
جو اعانت کرے گا ظالم کی	دور ہو اوس سے رحمت باری
جو اذیت کسی کو دے کہ ڈرائے	ساتھ فرعون کے وہ نار میں جائے

در عقاب دزدی و خیانت و غصب

جو کسی کا کہ چھین لے کچھ مال	اوس نے سر پر رکھا بہت ہی وبال
یا خیانت و یا کہ چوری ہو	چوری کے ساتھ سینہ زوری ہو
وہ نہ راہ بہشت پائے گا	سیدھا نار سقر میں جائے گا
دور اوس سے خدا کی رحمت ہو	اور روزی میں اوسکی قلت ہو
ہے اسی حکم میں جو حق خدا	روک لے اور کرے نہ اوسکو ادا

در عقاب شرابخواری

جو کہ میخوار ہوئے بدکردار	بیشمار اوسپہ لعنت غفار
پیاسا مر جائے پیاسا ہو محشور	پیاسا ہی داخل سقر ہو ضرور
مر کے محشور ہو گا وہ کافر	نہ وہ وارد ہو حوض کوثر پر
نہ شفیع اوسکے ہوں جناب رسول	نہ عمل اوسکا کوئی ہو مقبول
ہر بدی کی شراب کنجی ہے	گویا میخواری بت پرستی ہے
جو تعلق خمر سے ہیں افعال	سب کا حرمت میں ہی ساوی حال

در عقاب غنا

جس جگہ رقص اور غنا ہوئے	وہ مکان منزل بلا ہوئے
نہ دعا ہو وہاں قبول کبھی	نہ فرشتوں کا ہو نزول کبھی
اس کی تعلیم کفر میں داخل	اسکا سننا نفاق پر شامل

گانے والے پہ لعنت باری | پاس آئے نہ رحمت باری

درعقاب قماربازی

طاس وشطرنج و نرد اور جوا | ایسے ہی گنجفہ بہی اسے دانا
کہیل اسکا ہے شرک میں داخل | اور حفاظت ہے کفر پر شاہل
مرتکب ایسے فعل کا مغرور | وہ مجوسوں میں ہوئے گا محشور
دیکہنے کا گناہ ہے ایسا | گویا محرم کی فرج کو دیکہا
ایسے جلسو نمیں جو کہ جائے گا | منتظر ہو وہ قہر باری کا
مس کرے جو قمار کے آلات | اوسکو لازم ہے دہونا اپنے ہات
شرط کے سب ہیں کہیل ناجائز | پر ہے گہوڑ دوڑ کہیلنا جائز

درعقاب فریب وغش

جو کوئی دہوکا یا فریب کرے | پانی کو دودہ میں ملا کردے
مرتکب ایسے فعل کا بخدا | بلکہ مسلم نہیں ہے شیعہ کجا
نہ تو اوسپر نگاہ رحمت ہو | اور نہ روزی میں اوسکی کثرت ہو
مشتری کو جو تول کر کم دے | دیل میں بائع اپنی جا سمجھے

درعقاب سحر

سیکہے جو سحر خواہ کم کہ زیاد | وہ ہے کافر نبی کا ہی ارشاد
ہونہ داخل کبہی وہ جنت میں | یہ ہی وارد ہوا روایت میں

درعقاب ترک صوم

فعل صائم ہر یک عبادت ہے | اوس کے تارک پہ حق کی لعنت ہے
جو بلا عذر چہوڑ دے روزہ | رکن دیں اوس نے ڈہا دیا گویا
جو بلا عذر روزہ اک کہاے | روح ایمان کی نکل جاے

دربیان توبہ

گرچہ رہتا ہے توبہ کا در وا | زندگی کا مگر بہروسہ کیا

جلد توبہ پر ابتو عازم ہو
اپنے پچھلے کئے پہ نادم ہو

تیرے ذمہ جو حق کسی کا ہو
گرادا اوس کو اے خجستہ خو

دل میں کچھ ہو زبان پہ کچھ اقرار
ایسی توبہ سے توبہ کر اے یار

دل میں کر قصد ترک عصیان کا
تاکہ محبوب ہو تو یزداں کا

کرتا ہے جو خدا کی معصیت
سات ساعت کی ملتی ہی مہلت

اس زمانہ میں کی اگر توبہ
اوسکے ذمہ نہیں وہ لکھتے گناہ

جو شقی اسپہ بھی نہ نادم ہو
اور اپنے گنہ پہ قائم ہو

لکھتے ہیں تب وہ کاتبان عمل
دے تو توفیق توبہ عزوجل

جب گناہ کبیرہ صادر ہو
توبہ سے ہو صغیرہ اے خوشخو

محو توبہ سے ہو صغیرہ گناہ
ہو وہ اصرار سے کبیرہ گناہ

التماس بخدمت مومنین

نہ عروضی ہون اور نہ شاعر ہون
نہ فن شاعری سے ماہر ہوں

نہ زبان فصیح سے واقف
نہ کلام صحیح سے واقف

گانو مولد ہی گانو ہی میں رہا
گانو بھی وہ کہ نام نوگانوا

نہ کوئی رکھتا ہون کمال وہنر
وہ مثل صادق آتی ہے مجھپر

پیش ملا بنتا دیا شاعر
پیش شاعر میں فقہ کا ماہر

دو نونکے سامنے نکالا یہ ہیچ
بندہ کچھ بھی نہیں ہے کیا ہی ہیچ

اپنی کج مج زبان لکھتا ہوں
ٹوٹا پھوٹا بیان لکھتا ہون

مومنیں گر کہیں پہ پائیں خطا
دامن عفو میں چھپائیں خطا

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

اے شہ ذوالفقار ادرکنی ۔ اول ہشت وچار ادرکنی ۔ قاسم خلد ونار ادرکنی ۔ کہتا ہوں بار بار ادرکنی
اے شہ نامدار ادرکنی

سخت دقت میں ہے حقیر پھنسا
کس سے میں ملتجی ہوں ای آقا
کیجیے میری مدد برائے خدا
بہر پہلوئے مریم کبریٰ
ای شہ نامدار ادرکنی

کب تک اس ملک میں رہوں حیراں
یہی فرمائیے کہ جاؤں کہاں
بہر خون حسین تشنہ دہاں
اب بلاؤ نجف شہ مرداں
ای شہ نامدار ادرکنی

بہر سجاد و باقر و جعفر
بہر عباس و قاسم و اکبر
بہر شبیر و اصغر بے پر
کہئے اب ہند سے میں جاؤں کدھر
ای شہ نامدار ادرکنی

بہر سبطین مصطفیٰ آقا
بہر مذبوح کربلا آقا
کیجیے اب تو نظر ذرا آقا
سخت دقت میں ہوں پھنسا آقا
ای شہ نامدار ادرکنی

سینہ میں ہے سخت غم کا وفور
اب جوانی بھی ہو گئی کافور
رنج یہ ہے کہ ہوں نجف سے دور
نہیں معلوم کیا ہوا ہے قصور
ای شہ نامدار ادرکنی

غرض آخر ہو دل کی ملال یہ ہے
ہر گھڑی دل تپاں ہے حال یہ ہے
میری اس عرض کا مآل یہ ہے
مجھکو بھیجیے طلب سوال یہ ہے
ای شہ نامدار ادرکنی

کب تلک انتظار میں ہو بسر
اسی تشویش سے ہے دل مضطر
کیا مجھکو طلب نہ فرمائیں پھر
کہتا ہوں ہر گھڑی یہ رو رو کر
ای شہ نامدار ادرکنی

یا علی مجھکو کربلا پہنچا
کہیں سب لوگ واہ کیا پہنچا
کربلا میں کہیں کہ آ پہنچا
نینوا میں یہ بینوا پہنچا
ای شہ نامدار ادرکنی

ہند میں ہوں میں بہت تباہ ہوا
ہر گھڑی ورد لفظ آہ ہوا
اب تو آخر یہ روز سیاہ ہوا
کیوں طلب میں نہ میرے شاہ ہوا
ای شہ نامدار ادرکنی

ابتو زنجیر غم کا بھی چبایا
در مقصود پر نہ ہاتھ آیا
یعنی مجھکو نہ پاس بلوایا
ہند سے سخت ہو گئیں گھبرایا
ای شہ نامدار ادرکنی

ابتو وقت شباب جاتا ہے
خبر مرگ غیب لاتا ہے
درد فرقت کا غم اٹھاتا ہے
غم تازہ فلک کھاتا ہے
ای شہ نامدار ادرکنی

[illegible] بالخیر

کتبہ سید نصیر حسن عفی عنہ امروہوی ماہ مئی سنہ ۱۹۱۳ء

تقریظ عالیجناب شریعت انتساب قدوۃ العلما جناب المولوی سید آقا حسن صاحب قبلہ و کعبہ مجتہد العصر والزماں دام ظلہم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

رسالہ مفیدہ و عجالہ سریرہ مسمی بعقائد اثنا عشریہ از تصنیفات حسیب و نسیب و جیب و لبیب و ادیب و اریب فاضل جلیل و عالم نبیل عمدۃ الازکیا زبدۃ الاتقیا السید السند الوحید الاوحد الحاج جناب سید محمد حسین صاحب دامت افاضتہ نظر قاصر فاتر سے گذرا نہایت مفید ہے اور عمل کرنا اسپر جائز و صحیح ہے فقط

حررہ

السید آقا حسن بقلمہ

نقل مہر

تقریظ مجتہد العصر و الزمان جناب سید سبط حسین صاحب قبلہ و کعبہ مدظلہ العالی

بسم اللہ و لہ الحمد رسالہ "عقائد اثنا عشریہ" مولفہ جبر نبیل فاضل جلیل السید السند والوحید الاوحد ثالث النیرین حبیبی و صدیقی جناب المولوی السید محمد حسین صانہ اللہ عن کاشین و ہین نظر قاصر خاسر سے گذرا اغلب مسائل فرعیہ اس کی مجمع علیہ و موافق احتیاط ہیں لہذا عمل اسپر انشاء اللہ تعالی صحیح ہے فقط

حررہ الاقل سبط حسین عفی عنہ بقلمہ

تقریظ مجتہد العصر و الزمان جناب المولوی السید محمد حسین صاحب قبلہ و کعبہ محدث و محقق بدین مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و کفی والصلوۃ علی رسولہ المصطفے و علی آلہ الاذکیاء بعد از حمد الہی و نعت نامتناہی حضرت رسالتپناہی و آل امجاد احقر العباد نے اس تحریر رشیق و تسطیر وثیق کو من اولہ الی آخرہ دیکھا نہایت خوبی و کمال پاکیزگی میں ہی اور مضامین ہدایت آگین پر مشتمل ہی اور کیونکر نہو حالانکہ مولف سلمہ کے جبر تحریر فاضل خبیر نقاد و قاد سلیل الاطائب الامجاد عمدۃ الکملاء زبدۃ الفضلاء تاج الاتقیاء زین الاعاقل فخر الاماثل الحاج جناب المولوی السید محمد حسین امام الجمعۃ و الجماعۃ ہیں فجزاہ اللہ خیرا

حررہ اقل خدام الشریعۃ السید محمد حسین عفی عنہ